بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابو بکر صدیق عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 03/ دسمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر شروع ہو گا۔ آپؓ کا نام جاہلیت میں عبد الکعبہ تھا جسے حضور ﷺ نے تبدیل کر کے عبد اللہ رکھ دیا تھا۔ آپؓ کی کنیت ابو بکر اور لقب عتیق اور صدیق تھے۔ آپؓ کی ولادت عام الفیل کے دو سال چھ ماہ بعد 573 عیسوی میں ہوئی۔ آپؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو تیم بن مرۃ سے تھا۔ آپؓ کے والد کا نام عثمان بن عامر تھا اور کنیت ابو قحافہ تھی۔ والدہ کا نام سلمیٰ بنت صخر بن عامر تھا اور کنیت ام الخیر تھی۔ حضرت ابو بکرؓ کا شجرہ نسب ساتویں پشت میں مرۃ پر جا کر رسول اللہ ﷺ سے ملتا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ کے والدین آپؓ کی وفات کے بعد تک زندہ رہے اور انہوں نے اپنے بیٹے یعنی حضرت ابو بکرؓ کا ورثہ پایا۔ حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے بعد پہلے آپؓ کی والدہ کی وفات ہوئی اور پھر آپؓ کے والد نے 14 ہجری میں 97 برس کی عمر میں وفات پائی۔ آپؓ کے والد نے فتح مکّہ کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا جبکہ والدہ ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں شامل تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کی تعداد محض اڑتیس تھی اور ابھی دارِ ارقم میں چھپ کر عبادت کیا کرتے تھے تب حضرت ابو بکرؓ، حضور ﷺ کو درخواست کر کے مسجدِ حرام میں لے گئے اور وہاں لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دی چنانچہ وہاں موجود لوگ مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں بری طرح مارا پیٹا۔ حضرت ابو بکرؓ کو پیروں تلے اتنا روندا گیا کہ آپؓ کی موت میں کوئی شک باقی نہ رہا۔ جب آپؓ کو کچھ ہوش آئی تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کا حال دریافت کیا۔ پھر اپنی والدہ کو امِّ جمیل جو حضرت عمر بن خطاب کی بہن تھیں ان کے پاس بھجوایا، امِّ جمیل حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئیں اور آپؓ کی والدہ کے سامنے حضور ﷺ کے متعلق بات کرنے سے گھبرائیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے یقین دہانی کرائی کہ ان کی والدہ اس راز کو ظاہر نہیں

کریں گی۔ اس پر امّ جمیل نے بتایا کہ حضور ﷺ دارِ ارقم میں خیریت سے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! مَیں نہ کھانا چکھوں گا اور نہ پانی پیوں گا یہاں تک کہ پہلے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ حضرت ابو بکرؓ اسی حالت میں سہارا لے کر لڑکھڑاتے ہوئے حضورِ اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپؓ پر شدید رقت طاری تھی۔ حضور ﷺ نے آپؓ کی حالت دیکھی تو بوسہ دینے کے لیے حضرت ابو بکرؓ پر جھکے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنی والدہ کے حسنِ سلوک کا ذکر کیا اور عرض کی کہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے طفیل انہیں آگ سے بچالے۔ حضور ﷺ نے دعا کی اور حضرت ابو بکرؓ کی والدہ کو قبولِ اسلام کی دعوت دی چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

حضرت ابو بکرؓ کے لقب 'عتیق' کے متعلق حضرت عائشہؓ کا یہ قول ملتا ہے کہ ایک موقعے پر حضرت ابو بکرؓ حضور ﷺ کے پاس آئے تو آپؐ نے فرمایا اَنۡتَ عَتِیۡقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ یعنی تم اللہ کی طرف سے آگ سے آزاد کردہ ہو۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ عتیق آپؓ کا نام تھا تاہم یہ درست نہیں۔ آپؓ کے دوسرے لقب 'صدیق' کی نسبت یہ ذکر ملتا ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں یہ لقب آپؓ کو دیا گیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کی خبروں کی فی الفور تصدیق کی وجہ سے آپؓ کا نام صدیق پڑ گیا تھا چنانچہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رات کے وقت حضور ﷺ کو بیت المقدس کی طرف لے جایا گیا تو صبح لوگ اس بارے میں باتیں کرنے لگے۔ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اس بات کا علم ہوا کہ حضور ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو آپؓ نے کہا کہ یقیناً یہی سچ ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ اس واقعے کو بیان کر کے فرماتے ہیں کہ جب ابو بکر نے آنحضرت ﷺ کی تصدیق کی تو لوگوں نے کہا کیا آپ اس خلافِ عقل بات کو بھی مان لیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا مَیں تو اس کی یہ بات بھی مان لیتا ہوں کہ صبح شام اس پر آسمان سے کلام اترتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جو حضرت ابو بکرؓ کو صدیق کا خطاب دیا تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپؓ میں کیا کیا کمالات تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے جو صدق دکھایا اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

عتیق اور صدیق کے علاوہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دوسرے القابات میں 'خلیفۃ الرسول اللہ'، 'اَوَّاہٌ' یعنی بہت بُردبار اور نرم دل، 'امیر الشاکرین' یعنی شکر کرنے والوں کا سردار، 'ثانی اثنین' یہ وہ خطاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو پکارا جیسا کہ ہجرتِ مدینہ کے تناظر میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اِذۡ اَخۡرَجَہُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ ہُمَا فِی الۡغَارِ اِذۡ یَقُوۡلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ کہ جب اسے ان لوگوں نے جنہوں نے

کفر کیا وطن سے نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا جب وہ دونوں غار میں تھے اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تکلیف دہ وقت اور مشکل حالت میں اپنے نبی ﷺ کی آپ (حضرت ابو بکرؓ) کے ذریعے تسلی فرمائی اور الصدیق کے نام اور نبی ثقلینؐ کے قرب سے مخصوص فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثانی اثنین کی خلعتِ فاخرہ سے فیض یاب فرمایا... کیا تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جس کی قرآن میں اس تعریف جیسی تعریف کی گئی ہو اور جس کے مخفی حالات سے شبہات کے ہجوم کو دُور کر دیا گیا ہو۔

آپؓ کا ایک لقب 'صاحب الرسول' بھی ہے۔ ایک دفعہ حضرت ابو بکرؓ کے ارشاد پر سورۃ توبہ پڑھی گئی جب یہ آیت اذ یقول لصاحبہ آئی تو آپؓ رو پڑے اور فرمایا اللہ کی قسم! مَیں ہی آپؐ کا ساتھی تھا۔

آپؓ کا ایک لقب 'آدمِ ثانی' ہے۔ یہ لقب آپؓ کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے عطا فرمایا ہے۔ اپنے ایک مکتوب میں آپؑ فرماتے ہیں کہ ابو بکرؓ اسلام کے آدمِ ثانی ہیں۔ 'سِرّ الخلافہ' میں فرمایا: بخدا! آپؓ اسلام کے لیے آدمِ ثانی اور خیر الانام محمد ﷺ کے انوار کے مظہر اوّل تھے۔

آپؓ کا ایک لقب 'خلیل الرسول' بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مَیں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خلت اور دوستی تو وہ ہوتی ہے جو رگ وریشے میں دھنس جائے اور وہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ اور اس کے لیے مخصوص ہے۔ آنحضرت ﷺ کے اس پاک فقرے کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں تو کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں اگر کسی کو دوست رکھتا تو ابو بکر کو رکھتا۔

آپؓ کی کنیت ابو بکر کے متعلق مختلف وجوہات بیان کی جاتی ہیں مثلاً 'بکر' جوان اونٹ کو کہتے ہیں چونکہ آپؓ اونٹوں کی پرورش اور غورو پرداخت میں دلچسپی لیتے تھے لہٰذا آپؓ کی یہ کنیت ہوئی۔ بعض کے خیال میں آپؓ نے اسلام قبول کرنے میں دوسروں سے پیش قدمی کی اس لیے یا بعض کے نزدیک ان کی پاکیزہ خصلتوں میں 'اِبْتِکَار' یعنی پیش پیش ہونے کی وجہ سے ابو بکر کہا گیا۔

حضرت عائشہؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا حلیہ بیان فرماتی ہیں کہ آپؓ گورے رنگ، دبلے پتلے جسم، خمیدہ کمر، بلند پیشانی والے تھے۔ رخساروں پر گوشت کم تھا اور آنکھیں اندر کی طرف تھیں۔ آپؓ مہندی اور کتم سے خضاب لگایا کرتے، آپؓ نرم مزاج اور قوم میں مقبول و محبوب تھے۔ آپؓ تجارت پیشہ تھے اور کامیاب تجارت میں آپؓ کی جاذب نظر شخصیت اور بے نظیر اخلاق کا بڑا دخل تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت حضرت ابو بکرؓ کا راس المال چالیس ہزار درہم تھا۔

اسلام سے قبل بھی آپؓ اپنے عمدہ اخلاق اور مالی وسعت کی وجہ سے قریش میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ آپ رؤوسائے قریش میں سے تھے اور ان کے مشوروں کے محور تھے آپ سب سے زیادہ پاکیزہ اور نیک لوگوں میں سے تھے۔ آپ رئیس معزز سخی تھے اور بکثرت اپنا مال خرچ کیا کرتے تھے۔ اپنی قوم میں ہر دلعزیز اور محبوب تھے۔ تعبیر الرؤیا کا بڑا گہرا علم آپؓ کو عطا کیا گیا تھا۔ اسی طرح فنِ علم الانساب میں بھی کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔ اسلام سے قبل خون بہا اور دیتیں اکٹھی کرنا قبیلہ بنو تیم بن مرۃ کے ذمے تھا چنانچہ جب حضرت ابو بکرؓ جوان ہوئے تو یہ خدمت آپؓ کے سپرد ہوئی۔ غریبوں اور مظلوموں کی مدد کے معاہدے حلف الفضول میں بھی آپؓ شامل تھے۔ بعثت سے قبل ہی آپؓ کو رسول کریم ﷺ سے خاص انس اور خلوص کا تعلق تھا۔ اکثر تجارتی سفروں میں بھی ہم راہی کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے تعلقات میں حضرت ابو بکرؓ نمبر ایک پر تھے۔ زمانۂ جاہلیت سے ہی آپؓ کو شرک سے نفرت تھی۔ کبھی کسی بت کو سجدہ نہ کیا تھا۔ اسی طرح زمانۂ جاہلیت سے ہی آپؓ کو شراب سے بھی نفرت تھی۔

حضرت ابو بکرؓ صدیق کے قبولِ اسلام کے متعلق ذکر ملتا ہے کہ ایک دن حضرت ابو بکرؓ حضرت حکیم بن حزام کے گھر پر تھے کہ حکیم کی لونڈی نے کہا کہ تیری پھوپھی خدیجہ بیان کرتی ہے کہ اس کا خاوند موسیٰ کی مانند نبی بھیجا گیا ہے۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ خاموشی سے اٹھے، نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کر لیا۔

سیرت ابن ہشام کی شرح 'الروض الانف' میں ذکر ہے کہ آپؓ نے خواب دیکھا تھا کہ چاند مکہ میں اتر آیا ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تمام جگہوں اور گھروں میں پھیل گیا ہے۔ پھر گویا وہ چاند آپؓ کی گود میں اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ 'سبل الھدیٰ' میں مذکور ہے کہ آپؓ شام میں تجارت کے لیے گئے ہوئے تھے جب آپؓ نے رؤیا دیکھی۔ بحیرہ راہب نے اس کی تعبیر یہ بیان کی تھی کہ تمہاری قوم میں ایک نبی مبعوث ہو گا۔ تم اس کی زندگی میں اس کے وزیر ہو گے اور اس کی وفات کے بعد اس کے خلیفہ ہو گے۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور نے فرمایا کہ اس بارے میں مزید روایتیں بھی ہیں جو ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ